تیرہ ذوالحجہ کی رمی کرنے کا کیا حکم ہے؟

مجیب: محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1705

تاریخ اجراء: 14ذوالقعدۃالحرام1444ھ/03جون2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

تیرہ ذوالحجہ کی رمی کرنے کا کیا حکم ہے؟ کیا حاجی پر تیرہ (13) ذوالحجّہ کی رمی کرنا واجب ہوتا ہے، اگر کسی نے نہیں کی تو کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حاجی پر تیرہ ذوالحجہ کی رمی کرنا واجب نہیں ہوتا، البتہ اُس کیلئے افضل یہ ہے کہ بارہ ذوالحجہ کی رمی کرنے کے بعد منٰی میں ہی ٹھہرے اور تیرہ ذوالحجہ کی رمی کرکے مکہ جائے، اور اگر کوئی شخص بارہ ذوالحجہ کی رمی کرنے کے بعد مکہ جانا چاہے تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکہ مکرمہ کو چلا جائے، اور اگر منٰی میں ہی غروب آفتاب ہو گیا تو اب اس کیلئے منٰی میں رات گزارنا اور تیرہ ذوالحجہ کی رمی کرنا سنت ہے، لہذا اس صورت میں اگر کوئی شخص بغیر رمی کئے چلا جائے تو اس پر کچھ لازم تو نہیں ہو گا لیکن ایسا شخص سنت کے ترک کی وجہ سے اساءت کا مرتکب ہو گا۔ ہاں ایک صورت ایسی ہے جس میں تیرہ ذوالحجہ کی رمی کرنا واجب ہو جاتا ہے، اُس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص منٰی میں ہی رہا اور تیرہ ذو الحجہ کی صبح صادق ہو گئی تو ایسی صورت میں اُس پر تیرہ ذوالحجہ کی رمی کرنا واجب ہو جائے گا اور اب اُس کیلئے بغیر رمی کئے منٰی سے جانا جائز نہیں ہو گا، اگر جائے گا تو دم واجب ہو گا۔

لباب المناسک اور اسکی شرح میں ہے: ”(واذا رمی واراد أن ینفر فی ھذا الیوم من منی الی مکۃ جاز بلا کراھۃ والأفضل أن یقیم ویرمی فی الیوم الرابع) أی لفعلہ صلی اللہ علیہ وسلم (وإن لم یقم نفر قبل غروب الشمس)“ ترجمہ: اور جب کوئی شخص بارہ ذوالحجہ کی رمی کرلے اور اس دن منی سے مکہ جانا چاہے تو اس کیلئے مکہ چلا جانا بلا کراہت جائز ہے اور افضل یہ ہے کہ منی میں ٹھہرے اور چوتھے دن کی رمی کرے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے ایسا ہی کیا،اور اگر وہ ٹھہرنا نہ چاہے تو غروب آفتاب سے پہلے چلا جائے۔(لباب المناسک مع شرحہ،باب رمی الجمار واحکامہ،صفحہ 343-344،مطبوعہ:مکۃ المکرمۃ)

البحر العمیق میں ہے:"فان لم ينفر حتى غربت الشمس،فانه يكره له أن ينفر،ويسن له المبيت بمنى، والرمى فى اليوم الثالث باتفاق العلماء...فان لم ينفر حتي طلع الفجر من اليوم الثالث من ايام التشريق،فانه يجب عليه أن يرمى الجمرات الثلاث باتفاق العلماء،ويجب عليه دم اذا تركه"ملتقطاً

۔ترجمہ:اگر نہ گیا اور غروب آفتاب ہو گیا تو ایسی صورت میں (چوتھے دن کی رمی کئے بغیر) منی سے جانا مکروہ ہے اور اب اُس کیلئے منی میں رات گزارنا اور تیرہ کی رمی کرنا بالاتفاق سنت ہے اور اگر منی سے نہ گیا یہاں تک کہ تیرہ ذوالحجہ کی صبح صادق منی میں ہو گئی،تو ایسی صورت میں اُس پر تینوں جمروں کی رمی کرنا بالاتفاق واجب ہو گیا اور اگر رمی کو ترک کیا تو اس پر دم واجب ہو گا۔(البحر العمیق،فصل فیما یفعلہ الحاج۔۔الخ،صفحہ 1889-1890،مؤسسۃ الریان)

بہار شریعت میں ہے"بارھویں کی رمی کرکے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظمہ کو روانہ ہو جاؤ مگر بعد غروب چلا جانا معیوب۔اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرھویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رمی کرکے مکہ جانا ہو گا اور یہی افضل ہے۔۔۔اور اگر تیرھویں کی صبح ہو گئی تو اب بغیر رمی کیے جانا جائز نہیں،جائے گا تو دَم واجب ہو گا۔" (بہار شریعت،ج1،حصہ06،ص1146،مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net